۱۹۹۷۹

786

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اور مفتیان دین متین درج ذیل مسئلہ کے بارے میں

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے کچھ دنوں پہلے "پاکستان بانڈ سرٹیفکیٹ" کے نام سے ایک بانڈ اسکیم لانچ کی ہے۔ اس اسکیم کا مقصد ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو بہتر بنانا ہے، جس سے ملک کی معیشت پر مثبت اثرات مرتب ہونگے۔ اس کی کچھ اہم تفصیلات یہ ہیں:

- بانڈ میں سرمایہ کاری امریکی ڈالر میں ہوگی۔
- کم از کم سرمایہ کاری پانچ ہزار ڈالر ہے۔
- بانڈ پر ہر چھ مہینے میں نفع دیا جائے گا۔
- ان بانڈز میں سرمایہ کاری کے لئے امریکی ڈالر اکاؤنٹ استعمال ہونگے۔
- بانڈز کی میچیورٹی تین سال اور پانچ سال ہے۔
- فنانس منسٹر کے ٹوئٹ کے مطابق فی الحال تین سال والے بانڈ پر نفع کی مقدار اصل سرمایہ کا 6.5 فیصد ہے اور پانچ سال والے بانڈ پر نفع کی مقدار اصل سرمایہ کا 6.75 فیصد ہے۔
- اصل سرمایہ اور اس پر نفع کا تناسب امریکی ڈالر میں شمار ہونگے، اس لئے کہ سرمایہ کاری بھی امریکی ڈالر میں ہی ہو رہی ہے۔

مزید تفصیل کے لئے اسٹیٹ بینک کا اعلامیہ اور اس حوالے سے اخباری خبر منسلک ہے۔

(1) کیا اس بانڈ میں سرمایہ کاری اور اس سے نفع لینا جائز ہے؟

(2) اگر کوئی شخص ملکی معیشت کو بہتر بنانے کی نیت سے اور اس بانڈ کے معیشت پر مثبت اثرات کے پیش نظر ان میں سرمایہ کاری کر چکا ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

المستفتی:

اویس

جہانگیر روڈ مکان نمبر 26 بلاک G

03342383485

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲۹/۲۰۵۳
مورخہ

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔ سوال اور اس کے ساتھ منسلکہ کاغذات میں "پاکستان بناؤ سرٹیفکیٹ" کے متعلق جو تفصیلات درج ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ اسکیم ایک بانڈ اسکیم ہے، اور کسی بھی کرنسی (خواہ وہ اپنے ملک کی کرنسی ہو یا غیر ملکی کرنسی ہو) کے بدلے بانڈز حاصل کرنا درحقیقت حکومتِ وقت کو قرض دینے کے حکم میں ہے، اور سرٹیفکیٹ اس قرض کی سند ہیں، اور قرض پر کسی قسم کا نفع حاصل کرنا حرام ہے، البتہ قرض دینا جائز ہے، لہٰذا ان سرٹیفکیٹ کو نفع حاصل کرنے کی غرض سے خریدنا حرام ہے، اور اس پر حاصل ہونے والا نفع سود ہے، البتہ ٹیکس سے بچنے کی قانونی سہولت حاصل کرنے کیلئے، یا رقم محفوظ کرنے کیلئے یا ملکی خزانے کو معاشی استحکام کی خاطر قرض دینے کی نیت سے کوئی شخص یہ سرٹیفکیٹ خریدے تو یہ جائز ہے، بشرطیکہ اس پر دیا جانے والا نفع حکومت وقت سے لیا ہی نہ جائے، اگر اپنے اختیار کے بغیر نفع مل جائے تو نفع کے طور پر ملنے والی رقم ثواب کی نیت کیے بغیر کسی مستحق زکوٰۃ کو دیدی جائے۔ (کذا فی فتاویٰ عثمانی جلد سوم ص ۱۸۷)

(۲)۔۔۔ اس سوال کا جواب اوپر آچکا ہے، تاہم یہ واضح ہو حکومت کی جانب سے بسا اوقات مختلف مقاصد کے پیش نظر اس طرح کی اسکیمیں جاری ہوتی رہتی ہیں، مگر عام طور پر یہ اسکیمیں سودی معاملہ پر مشتمل ہوتی ہیں، جس کی وجہ سے عوام کی اکثریت ملکی معیشت کے استحکام کی خواہش کے باوجود اس سلسلے میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھا پاتی، اور جو فائدے حاصل ہونے چاہیے تھے وہ حاصل نہیں ہو پاتے، اس لئے حکومت وقت کو چاہیے کہ وہ غیر سودی اور جائز طریقہ کار کے مطابق یا تو غیر سودی سرٹیفکیٹ جاری کرے، یا مضاربہ، مشارکہ اور اجارہ کی بنیاد پر صکوک جاری کرے (جس کیلئے بوقت ضرورت اسلامی معیشت کے ماہر مفتیان کرام سے مشاورت کرکے واضح قانون سازی کی جاسکتی ہے) تاکہ ملکی معیشت کی بحالی کیلئے دیے جانے والے اس موقع سے ہر شخص اطمینان سے فائدہ اٹھاسکے۔

مصنف عبد الرزاق الصنعانی - (۱۳۵/۸)

بَابٌ: قَرْضٌ جَرَّ مَنْفَعَةً، وَهَلْ يَأْخُذُ أَفْضَلَ مِنْ قَرْضِهِ؟ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: «كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ مَكْرُوهٌ» قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ قَتَادَةُ..........

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حسین احمد سیف
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۴/جمادی الثانیہ/۱۴۴۰ھ
۲۰/فروری/2019ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۴/جمادی الثانیہ/۱۴۴۰ھ
۲۰/فروری

الجواب صحیح
۱۴/۶/۱۴۴۰ھ

دار الافتاء
دار الافتاء ... دار العلوم کراچی ... مفتی

Scanned by CamScanner